[گوشۂ بشیر احمد بشیرؔ (ابن نشاط) کشتواڑی]

ISSN 2320-6519
U.G.C. Approved No.42266

سرزمین ولیؔ اورنگ آبادی (دکن) سے جاری ہونے والا معیاری رسالہ

Quarterly (Urdu)
AKS-E-ADAB
Aurangabad

(سہ ماہی)

عکس ادب

(اردو)

اورنگ آباد

قارئین کی نیک تمناؤں کے ساتھ
چونتیسواں شمارہ، جلد (۱۰)
جنوری تا مارچ ۲۰۲۱ء

کٹے گی رات آئے گی سحر آہستہ آہستہ
شفا پائے گا اب دردِ جگر آہستہ آہستہ

بشیر احمد بشیرؔ (ابن نشاط) کشتواڑی

Quaterly Aurangabad
AKS-E-ADAB
Email-akseadab@gmail.com

January to March 2021
MAHURD02321/13/1/2012-TC-Declaration Date : 21-09-2012
www.akseadaburdu@gmail.com

ISSN 2320-6519
Volume - 10 Issue 34
U.G.C. Approved No.42266

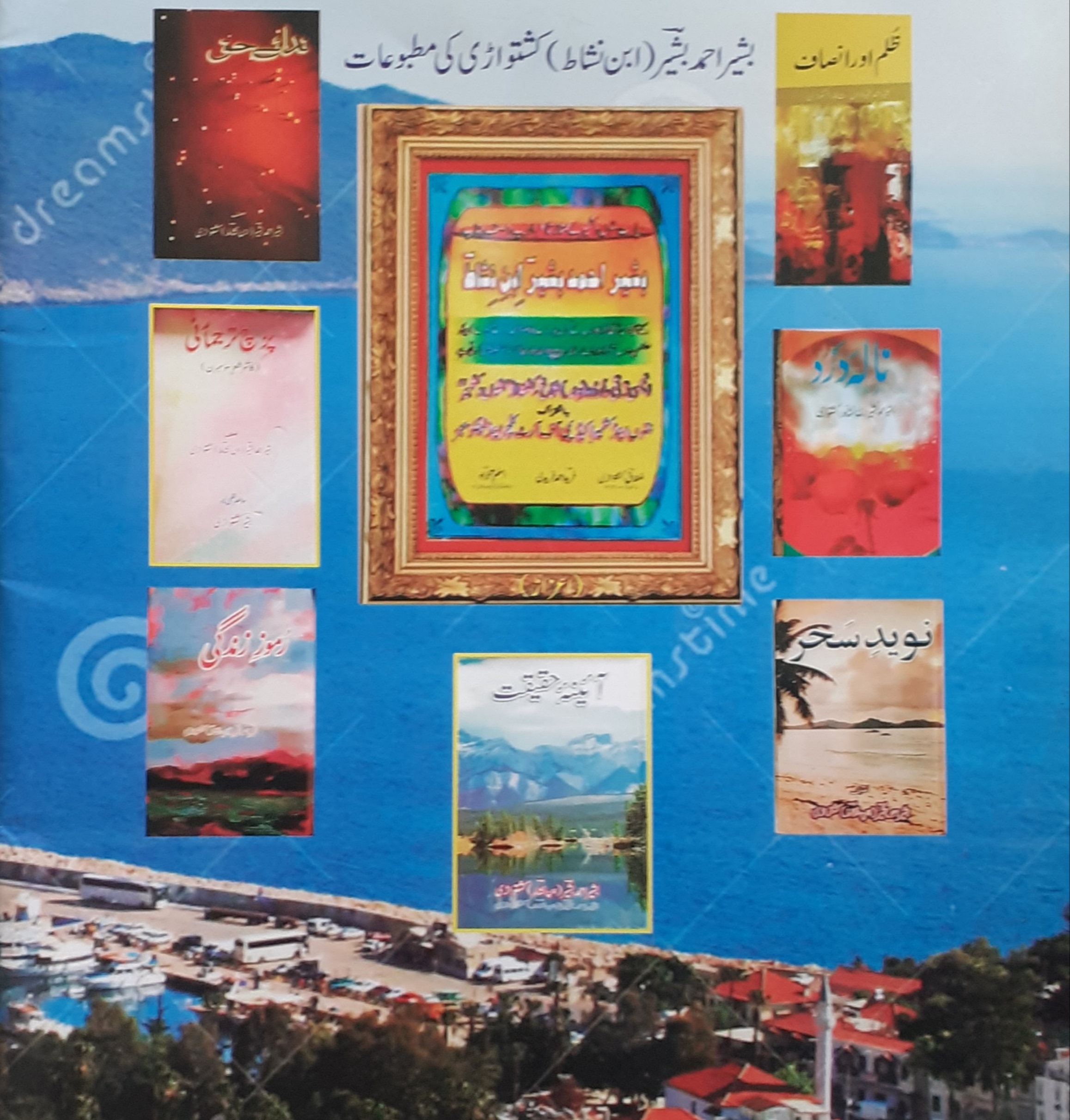

Published & Owned by Yousuf Khan Jabbar Khan (Dr. Yousuf Sabir), Printed at Noorani Press,Aagra road, Near petrol pump, Malegaon Dist. Nasik (MS) and published at Green Valley, Near Kohinoor Lawns, Ruby building No.4, B-wing, Flat No.B-5, Raoza baugh, Aurnagabad (MS) 431001 Editor : **Yousuf Khan Jabbar Khan (Dr. Yousuf Sabir)**

ISSN 2320-6519
AKS-E-ADAB (Quarterly) Aurangabad.

علاقہ مراٹھواڑہ میں اردو کی نشوونما کا جائزہ

شیخ روبینہ تبسم شیخ چاند
(پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر)
ڈاکٹر عقیلہ سید غوث (ریسرچ گائیڈ)
پرنسپل آرٹس، کامرس مہیلا کالج
امبہ جوگائی (بیڑ) موبائل: 9960220918

تمہید: اردو کسی ایک علاقے یا صوبے یا کسی ایک مذہب کے ماننے والوں کی زبان نہیں ہے بلکہ تقریباً ہندوستان کے تمام صوبوں میں رابطے کی زبان (link language) کی حیثیت سے صدیوں سے رائج ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں اردو مادری یا ثانوی زبان کی حیثیت سے بولی جاتی ہے۔ اس میں جنوبی ہند کا اہم رول رہا ہے۔ اس کی تاریخ بھی صدیوں پرانی ہے۔ اس سرزمین پر مسلمانوں کی آمد سے پہلے کئی ہندو راجاؤں کے عروج و زوال کے نقوش تاریخ اپنے صفحات پر چھوڑ چکی تھی۔ جواب قصہ پارینہ بن چکی ہے۔ یہاں دراوڑی قوم کی ثقافت اور ان کی زبانوں کی نشوونما کی کئی صدیاں بیت چکی ہیں۔ علاؤالدین خلجی کی فتوحات دکن ۱۳۲۵ء سے مسلمانوں کے سیاسی تسلط کا آغاز ہوا۔ اس طویل عرصہ میں یہاں کئی خاندانوں کے بادشاہوں کی حکومتیں یکے بعد دیگرے قائم ہوئیں اور مٹ گئیں۔ سیاسی انقلابات اور جنگوں کی وجہ سے سیاسی روابط ہمسایہ حکومتوں سے دوستانہ رہے۔ ان کے ادب اور یہاں کی تہذیب میں برابر ترقی ہوتی رہی۔

فرشتہ نے اپنی تاریخ کی کتاب میں لکھا ہے کہ سرکاری کاموں کے لیے دیسی زبان ہی استعمال کی جاتی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں جلد ہی اردو زبان نے رواج پالیا۔ انیسویں صدی کے آغاز تک سرکاری زبان فارسی تھی۔ لیکن ملک میں اردو زبان ہر طرف عام ہوگئی تھی۔ اردو بول چال کی زبان تو ایک عرصے سے تھی لیکن اب یہی زبان لکھنے پڑھنے کے کام آنے لگی تھی۔ اس کی مقبولیت اور ہمہ گیری کو دیکھتے ہوئے ۱۸۳۲ میں اردو کو سرکاری زبان کا درجہ دے دیا گیا۔ اس قدم سے اردو کی ترقی کی راہیں کھل گئیں اور ہر طرف اسی کا چلن ہوگیا۔

☆ **علاقہ مراٹھواڑہ میں اردو نشوونما کا مختصر جائزہ:**

مولوی عبدالحق نے اورنگ آباد سے پہلی مرتبہ اردو میں سائنس نامی پرچہ جاری کیا اور اس کے ساتھ ساتھ اردو نامی رسالہ کے ذریعہ تحقیق و تنقید کو اردو سے صحیح معنی میں روشناس کروایا۔ اسی دور میں ان کی مشہور انگریزی اردو ڈکشنری کا کام بھی ہوتا رہا۔

شیخ چاند، محمد امیر، سکندر علی وجد جیسے نوجوانوں نے اپنے اپنے طور پر اردو کی بھرپور خدمت کی اس دور میں سودا پر شیخ چاند کا مشہور مقالہ، سکندر علی وجد کی کئی نظمیں نظر آتی ہیں۔ اسی دور میں مولوی عبدالحق نے فرہنگ پیشہ وران کے نام سے مختلف رسالے شائع کروائے۔ جس میں زراعت گری وغیرہ کے اصطلاحات کے اردو ترجمے کیے گئے۔ اس وجہ سے اورنگ آباد کو مرکزی حیثیت حاصل رہی لیکن مرٹھواڑہ کے دوسرے اضلاع خصوصاً پربھنی اور ناندیڑ میں بھی اردو کا کام جاری رہا۔

اس دور میں اورنگ آباد میں عادل اورنگ آبادی، ولایت علی وغیرہ کے نام اہم ہیں۔ ان شعراء کے بعد نئے تعلیم یافتہ شعراء و ادیب منظر عام پر آئے جن میں سکندر علی وجد، محمد امیر، غلام طیب، یعقوب عثمانی اور اختر الزماں ناصر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان میں پہلے تین حضرات نے خصوصاً نظم پر توجہ دی جالنہ، ناندیڑ اور پربھنی میں غزل اور خصوصاً کلاسیکی غزل گو شعراء اردو کی خدمت انجام دیتے رہے۔

۱۹۴۸ء کے بعد ریاست حیدرآباد ہندوستان کا ایک حصہ بن گئی اور یہاں کے لکھنے والے ایک وسیع تر ماحول میں مختلف مسائل سے نبرد آزما ہوئے۔ چنانچہ ۱۹۵۴ء کے آس پاس نئے لکھنے والوں کا ایک نمایاں گروہ سامنے آیا۔ جن میں قاضی سلیم، بشر نواز، وحید اختر، حمایت علی شاعر، عبدالرؤف عروج، شفیق فاطمہ شعریٰ، قمر اقبال جے۔ پی۔ سعید وغیرہ شامل ہیں۔ ادھر پربھنی میں میر ہاشم، امداد اللہ اشعر اور سہیل وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ بیڑ میں احسن یوسف زئی، مائل اور شاہ حسین نہری وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

۱۹۵۰ء کے بعد مرٹھواڑہ کے لکھنے والوں نے افسانہ اور تنقید کی طرف توجہ دی چنانچہ افسانہ نگاروں میں رفعت نواز، محمود شکیل، الیاس فرحت، سریندر کمار اور رشید انور کے نام قابل ذکر ہیں۔ اسی دور میں عصمت جاوید شیخ، فضیل جعفری، جوگیندر پال اور علی جعفری وغیرہ نے تنقید و افسانہ نگاری کی بیش بہا خدمت انجام دی گو کہ یہ لوگ مرٹھواڑہ سے تعلق نہیں رکھتے ہیں۔ لیکن ان کا تخلیقی کام اورنگ آباد کی ادبی فضاء میں انجام پایا۔ مرٹھواڑہ میں اردو کا وہ سفر جو تقریباً دسویں صدی سے شروع ہوا تھا۔ مختلف مراحل سے ہوتا ہوا آج تک جاری ہے۔ چنانچہ آج بھی یہاں نئے لکھنے والے معروف قلمکار دکھائی دیتے ہیں۔ جن میں جاوید ناصر، ڈاکٹر ارتکاز افضل، رعنا حیدری اور فاروق شمیم خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ جنھوں نے بہت جلد اردو دنیا کو